



سوال

(159) انگشت شہادت کس وقت اٹھانی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حنفیہ اس مسئلہ میں کہ انگشت شہادت اٹھانی وقت تشہد یعنی لا الہ الا اللہ کہنے کے مذہب حنفی میں سنت مستحب ہے یا حرام مکروہ ہے اور جو کوئی یہ بات کہے کہ رفع سبابہ میں انگلی کا ٹٹی آتی ہے وہ شخص گنہگار ہوگا یا نہیں۔ ینوا تو جروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

در صورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ امام ابو یوسف المالی کتاب اپنی میں اور امام محمد موطا میں دونوں صاحب کہ جو شاگرد رشید امام اعظم کے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے رفع سبابہ مروی اور مستقول ہے اور ہم لوگ بھی اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے۔ چنانچہ فتح القدر و عینی و امیر الحاج وزیلیعی و البحر الرائق و نہر الفائق و ملتقط و دشمنی و نجم الدین الزناہدی و علامہ حلبی و بہنسی و ابراہین حلبی وغیرہ نے روایت و درایت رفع سبابہ کو نقل کیا ہے اور اس باب میں علماء کوفہ و علماء نے مدینہ وغیرہ سے بہت سے اخبار و آثار مروی اور مستقول ہیں۔

اور ملا علی قاری اور ملا عبد سندی و امین الدین شامی نے اٹھائیس صحابہ سے روایت کی ہے اور رفع سبابہ میں ائمہ اربعہ و علمائے مقلدین اہل مذہب کے سب متفق ہیں، اس میں اور ائمہ اربعہ وغیرہ کا اختلاف نہیں اور منع رفع سبابہ میں کوئی قول صحابی مذکور اور مستقول نہیں تو اٹھانا اس کا مستحب آگد اور موجب ثواب کثیر ہے اور خلاصہ کیدانی والے سے یا اور علماء سے اس باب میں خطا واقع ہوئی ہے، اس کے حرام مکروہ لکھنے میں تو قول مانعین کا اور حرام مکروہ کہنے والے کا ازروئے دلائل شرعیہ کے محض باطل ہے، نزدیک علمائے محققین حنفیہ کے اور جو شخص بعد مطلع ہونے روایات فقہیہ اور احادیث نبویہ کے حرام کہے اور منع کرے، وہ مردود اور گمراہ ہے، خوف کفر کا ہے اس پر ازروئے اہانت اور حقارت کے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ) ”جو تم کو آنحضرت ﷺ دے اسے لے لو اور جس سے منع کریں، اس سے باز آ جاؤ۔ فتح القدر میں ہے انگلی سے اشارہ کرنا درست ہے اور یہی امام ابو حنیفہ سے مروی ہے جیسا کہ امام محمد نے بیان کیا ہے اور اس کی ممانعت کرنا روایت اور درایت دونوں کے برخلاف ہے، مجتہبی میں ہے، اس کے سنت ہونے پر تمام روایات متفق ہیں، کوفیوں اور مدنی لوگوں کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور احادیث و آثار اس کے متعلق بہت زیادہ ہیں، عینی نے اس کو مستحب کہا ہے اور صاحب محیط نے سنت در مختار میں ہے کہ یہی صحیح ہے کہ یہ سنت ہے، متاخرین شرح مثلاً کمال، حلبی، نبسی، باقلانی اور شیخ الاسلام وغیرہ نے اس کی خوب تحقیق کی ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے اور امام محمد، امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے، خانیہ میں ہے کہ لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی کا اٹھانا سنت ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ آخری دو



انگلیاں بند کر لے اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا لے اور سبابہ سے اشارہ کرے۔

اگر کوئی سوال کرے کہ کیدانی نے غرائب میں اس کو افعال محرّمہ سے شمار کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نص اور اقوال ائمہ کے برخلاف ان کا قول مردود ہے، اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی اور اس کی ممانعت میں کوئی حدیث قابل اعتبار نہیں ہے اور امام صاحب اور صاحبین کے قول کے برخلاف ان کے قول کی کیا حقیقت ہے۔ درمختار کی شرح طولح الانوار میں ہے کہ تشہد میں انگلی اٹھانے کے متعلق ستائیس صحابہ سے روایات منقول ہیں۔ ملا علی قاری نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔“

پھر جو کوئی باوجود احادیث اور اقوال و افعال صحابہ کرام و مجتہدین عظام اور دیگر علمائے اعلام کے حرام کہے اور انگلی کلٹنے کا قائل ہو اور اعتقاد رکھتا ہو مردود اور بڑا جاہل بے وقوف ہے، ایسے جاہل کے قول کا ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے اور اس قدر دیندار منصف کو کافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الراقم العاجز محمد نذیر حسین عینی الدارین۔ (سید محمد نذیر حسین) (اسد علی)

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01